حضور آ گئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مؤلف
مولانا حافظ محمد حسن رضا نقشبندی
پیشکش
مرکزی جامع مسجد غوثیہ نشتر کالونی لاہور
مکتبہ اعلیٰ حضرت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍوَّآلِہٖ وَسَلَّم

حُضُور آ گئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرتب:۔

ابوالھادی مولانا حافظ محمد حسن رضا نقشبندی

پیشکش:۔

مرکزی جامع مسجد غوثیہ نشتر کالونی لاہور

مرکزی جامع مسجد انوارِ مدینہ چونگی امرسدھو لاہور

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمّدو آلہٖ وسلم

نام رسالہ : حضور آ گئے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مرتب : مولانا حافظ محمد حسن رضا نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ
فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
(خادمِ محراب ومنبر جامع مسجد غوثیہ نشتر کالونی لاہور)

معاون : محمد فیضان رضا نقشبندی (03111230808)
محمد جنید رضوی

ھدیہ : 70 روپے

ناشر : مکتبہ اعلیٰ حضرت (دربار مارکیٹ لاہور)
0300-321-8842540

پیشکش:
مرکزی جامع مسجد غوثیہ نشتر کالونی لاہور
مرکزی جامع مسجد انوارِ مدینہ چونگی امر سدھو لاہور

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمّدوآلہٖ وسلم

الاِھداء

اپنے مُرشِد کریم تاجُ الاصفیاء حضرت صُوفی محمد اقبال نقشبندی مُجَدِّدی نَوَّرَاللہُ سرقَدَہٗ اور تمام اساتذۂ کرام بالخصوص استاذی الکریم ابوالحسان علامہ مفتی محمد طاہر تبسم قادری دامت برکاتھم القدسیہ کی بارگاہ میں جن کے فیضِ نگاہ نے مجھے حسّن بنادیا۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍوَّآلِهٖ وَسَلَّم

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہی ہو کر رہا اور وہی ہو کر رہے گا۔

ریت کے ذرّوں، آسمان کے ستاروں، درختوں کے پتوں اور پانی کے قطروں کی تعداد سے بڑھ کر دُرود و سلام ہو، حضور پُرنور، شافعِ یومِ النشور،

دُرُّ اللّٰہِ المَکْنُون. سِرُّ اللّٰہِ المَخْزُوْن. نُورُ الاَفْئِدَۃِ وَالعُیُوْنِ.

عالَمِ ما کَانَ وَمَا یَکُوْن. سیّد المُرْسَلِیْن. شَفِیْعُ المُذْنِبِیْن. صدر نشینِ بزمِ اِمکاں، تاجدارِ دوجہاں.

شفیعِ مُجرِماں، جانِ جاناں، جانِ ایماں. سیّدِ کائنات. مَصدرِ کائنات. زینتِ بزمِ کائنات. جانِ کائنات. نورِ کائنات. مُنیرِ کائنات. مُنوّرِ کائنات. خوشبوئے کائنات. بہارِ کائنات. کعبے کے بَدرُالدُّجیٰ. طیبہ کے شَمْسُ الضُّحیٰ. خاتَمُ الاَنْبِیَاءِ. احمدِ مُجتبیٰ. صاحبِ الم نشرح.

حضرت محمد مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ والا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جمیع اہل بیت اور تمام کے تمام اصحاب پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد محبت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں کا نزول ہوتا رہے۔ آمین

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمّد و آلہٖ وسلم

اصل بات یہ ہے کہ جتنا زمین سے آسمان اونچا ہے، اُس سے بھی زیادہ

جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اونچی ہے، اِتنی اُنچی کہ بَلَغَ الْعُلیٰ بِکمَالِہٖ

سیدی اعلیٰ حضرت مُحدّث بریلی رحمۃ اللہ علیہ (سن وصال 1921ء)

فرش والے تیری شوکت کا عُلُو کیا جانیں؟

کی بولی بولتے دیکھائی دیتے ہیں۔

سیدنا مہر علی مُحدّث گولڑوی (سن وصال 1937ء)

یوں اپنی بے بسی و عاجزی کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں،

چُپ کر مہر علی ایتھے جائیں بولن دی

اور جب غالب مرحوم (سن وصال 1869ء)

کو کہا جاتا ہے کہ نعت لکھو تو وہ کیا کہتے ہیں، خود پڑھ لیں اور غور کریں۔

ہر کس قَسم بہ آنچہ عزیز است می خورد

سوگندِ کردگار بجان مُحمد است

ہر کوئی اُس چیز کی قسم اُٹھاتا ہے، جو اُسے عزیز ہوتی ہے، جبکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ

جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان، جندڑی، حیاتی کی قسم اِرشاد فرماتا ہے

دانی، اگر بہ معنی لولاک وارسی

خودھر چہ از حق است از آنِ محمد است

اگر تجھے لَولا کَ کے معنی پوری طرح سمجھ آ جائیں تو تجھے پتہ چل جائے گا، کہ جو کچھ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ہے وہ جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی تو ہے، کیونکہ وہ ہی تو مالِک کے حَبیب ہیں، ارے مُحب اور محبوب میں میرا تیرا ہوتا ہی نہیں،،،،،

ان جملوں نے تو بات ہی ختم کر دی:

غالب ثنائے خواجہ بیَزداں گزاشتیم

کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است

یعنی اے غالب!

ہم نے جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مِدحت کا معاملہ سپردِ خدا کر دیا اس لئے کے ہم جتنی شانیں بیان کر لیں، لیکن اوصافِ رسالت کا تو ایک باب بھی پورا نہیں کر سکتے!

مقامِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہم کیسے بیان کریں،

جن کے ہونٹوں کی قسم بے نیاز اللہ عزوجل قرآن مجید میں اِرشاد فرمائے، اُن کی عظمت اور کوئی کیسے بیان کرے،

توبہ توبہ ----- صد بار توبہ

کہاں میں۔۔۔۔۔۔اور کہاں اُن کی باتیں!

کیا خوب کہا امام محمد بن سعید بوصیری (سن وصال 850ھ) نے!

فَمَبْلَغُ الْعِلْمَ فِيْهِ اَنَّهُ بَشَرٌ
وَاَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

ترجمہ: پوری کائنات کا علم جانِ جاناں ﷺ کے بارے میں جب اِنتہائے کمال کو پہنچ جائے تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں، کہ جانِ جاناں ﷺ بشرِ عظیم ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ مخلوقات میں سب سے افضل اور ساری کائنات کے سردار اور بادشاہ ہیں۔

آج اُمتی کُھل کر اپنے آقا کی تعریف کردے تو شرک اور کُفر کے فتوے لگنا شروع ہوجاتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ مبالغہ مت کرو کہیں کہا جاتا ہے کہ یہ دیوانے جانِ جاناں ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے ملا دیتے ہیں،

میری عرض یہ ہے کہ جانِ جاناں ﷺ کی تعریف میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔

جس نے ساری زندگی جانِ جاناں ﷺ کی مدحت میں کچھ لکھا یا کہا، اُسے بھی آخر میں یہی کہنا پڑا،

خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

محترم قارئین! ہم آپ کی خدمت میں ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے چند باتیں پیش کررہے ہیں۔

1) جانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کے وقت جائے ولادت سے جسمِ اقدس کی خوشبوؤں کا ظہور ہوا اور ہر طرف سے ایک ہی صدا اٹھی کہ:

حُضُور آ گئے حُضُور آ گئے حُضُور آ گئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

2) سیّدہ صفیہ بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

کہ وقتِ ولادت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسدِ اطہر کا نور چراغ کی روشنی پر غالب تھا، عرض کی اسکی وجہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ:

حُضُور آ گئے حُضُور آ گئے حُضُور آ گئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

3) سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسدِ اَطْھَر و اَنْوَر و اَعْطَر ہر قسم کی آلائش سے پاک تھا، یدِ قدرت سے مختون اور ناف بُریدہ تھے، اور یدِ قدرت سے غُسل فرمائے ہوئے جلوہ گر ہوئے۔

سبحان اللہ! اِس قدر اِکرام، اے پڑھنے والے یہاں میرا تیرا کیا کام یہ مُحب اور مُحبوب کا معاملہ ہے، فکر اور سوچ پر بھی پکڑ ہے، بس بات اِتنی ہے کہ:

حُضُور آ گئے حُضُور آ گئے حُضُور آ گئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُمُّ النَّبِی سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

کہ ولادتِ اقدس کے وقت ایسا نور نکلا (یہاں تو بشریت کا ذکر ہی نہیں اور آج صرف بشریت کی باتیں، اَستغفر اللہ)

جس سے زمین سے لے کر آسمان تک ہر چیز روشن ہوگئی اور یہی وظیفہ کائنات کا تھا کہ حُضُور آ گئے، اور اس نور کی وجہ سے مجھے شام کے محلات نظر آنا شروع ہو گئے، کہاں مکہ مکرمہ اور پھر اس مبارک وادی کے اردگرد اُونچے اُونچے پہاڑ اور سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا اپنے مقدس حُجرے میں، دراصل ایکسرے مشین (X-Ray Machine) کی شعائیں (Rays) ہمارے وجود کے اندر کی دنیا دکھا دیتی ہیں وہ تو نورِ مُصطفیٰ ﷺ تھا،

قابلِ غور بات:

جس نور نے شام کے محلات روشن کر دیئے اُس نور نے اپنی والدہ ماجدہ جنہوں نے امانتِ کُل کائنات کے سپرد کی اُن کو کیسا جگمگایا ہوگا،

4) جانِ جاناں ﷺ نے دنیا میں تشریف لانے کے بعد فوراً سجدہ کیا اور سجدے کے لئے تین چیزوں کی پاکیزگی لازم ہے۔

۱) جسم کا پاک ہونا ۲) کپڑوں کا پاک ہونا ۳) جگہ کا پاک ہونا

جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ظہور کے وقت اعلان فرمارہے ہیں۔
ہم بھی پاک ہیں، ہماری والدہ بھی پاک ہیں اور ہماری برکت سے زمین بھی
پاک ہوچکی ہے۔
یہ سب کچھ کیسے ہوگیا، فرمایا: معلوم نہیں؟

حُضُور آ گئے حُضُور آ گئے حُضُور آ گئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمرو بن قتیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
میں نے اپنے والدِ گرامی سے سُنا اور وہ علوم کے خزانہ تھے، کہ ولادتِ
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ آسمانوں اور جنتوں کے
دروازے کھول دو،
(تم جانتے نہیں کہ حُضُور آ گئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
آفتابِ عالَم تاب کو عظیم نور کا لباس پہنایا گیا، اور اُس کے سر پر
70,000 حوریں حاضر ہوکر ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کررہی تھیں،
(ظاہر ہے کہ کہتی ہونگی حضور آ گئے)
5) قریش ان دنوں میں نہایت تنگی اور قحط سالی میں مُبتلا تھے، کہ اچانک
زمین سرسبز ہوگئی درخت پھلدار ہوگئے سعادت کی بارشیں ہونے
لگیں، سارا جہاں نور سے معمور ہوگیا،

تَبَاشَرَتِ الْمَلَائِکَۃ فرشتے آپس میں ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے، کہ

حُضُور آ گئے حُضُور آ گئے حُضُور آ گئے صلی اللہ علیہ وسلم

اور اہل عرب نے اس سال کا نام سَنَۃُ الْفَتْح والابتہاجِ (خوشیوں والا سال) رکھا۔

6) خانہ کعبہ کا حال سُن لیں تین دن اور تین راتیں وجد میں رہا اور کہتا تھا کہ ساری کائنات کو میں پاک کرتا تھا اور اب مجھے پاک کرنے والا آ گیا ہے،

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی ج 1 ص 81 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

7) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے مَحبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں سارے جہان کی عورتوں کو بیٹوں سے نوازا،،

واہ جی واہ اِسے میلاد کہتے ہیں، ولادت ہو تو ایسی ہو۔

8) ملائکہ اور انسان تو خوش ہوئے ہیں لیکن یہاں تو جانور دوسرے جانور کی طرف دوڑے اور خوشخبریاں دیتے کہ

حضور آ گئے حضور آ گئے حضور آ گئے صلی اللہ علیہ وسلم

(الانوار المحمدیہ للنبہانی ج 1 دار ابن حزم)

9) سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اِمام ابن کثیر دمشقی (سال وفات 774ھ)

ابلیس نے وقتِ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی چیخیں ماریں۔

کیونکہ اُس کے عزائم خاک میں مل گئے، اُس کے نظام کو شکستِ فاش ہو گئی، آج

جو لوگ یہ خوشی ہضم نہ کریں اُن سے اُلجھیں مت وہ اپنے پاپا کے طریقے پر ہیں،

پہلے پاپا رویا اور اب کا کے روتے ہیں، اور پوچھتے ہیں کہ میلاد منانا کہاں لکھا

ہے؟

اُن کو جواب دیجئے کہ ہماری قسمت میں لکھا ہے،

کہتے ہیں میلاد منانے سے کیا ملتا ہے؟ جواب دیں مل گئے مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کیا چاہیے؟

کہتے ہیں کب تک مناؤ گے؟ اُن کو جواب دیں،

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولا کی دھوم۔

لیلۃُ القدر افضل ہے یا میلاد والی رات افضل ہے؟

اِس بارے میں طویل بحث ہے کہ نُزُولِ قرآن والی رات افضل ہے یا

کہ وہ شب جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت ہوئی؟

شارحِ بخاری اِمام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وصال 923ھ) نے کمال اِرشاد فرمایا:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تین وجوہ سے شبِ میلاد کے افضل ہونے پر دلائل

قائم کیے۔

ھم اُن میں صرف ایک وجہ ذکر کرتے ہیں،

اِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ شرفت بنزول الملائكة فيها وليلة المولد شرفت بظهوره صلى الله عليه وسلم

(شرح زرقانی علی مواہب الدنیہ۔ ج۔اول۔ص۔255)

لیلۃ القدر کو اِس لئے شرف حاصل ہے کہ اُس رات میں فرشتے اُترتے ہیں،

اے برخوردار غور کر پھر غور کر،

میلاد شریف والی رات اِس رات سے افضل کیوں نہ ہوگی کہ اُس میں جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی اور جمہور اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی فرشتوں سے افضل ہوا کرتا ہے، اور ہمارے آقا جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم تو عالَمین سے افضل ہیں، اور ہم نے تو اپنے بڑوں سے سُنا ہے کہ صرف اللہ ہی اُن سے بڑا ہے۔

اور یہ بھی کہ تاجداروں کا آقا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ بھی ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عرض:۔

احقر کی عرض یہ ہے کہ لیلۃ القدر کی افضلیت کے جو قائل ہیں اُن کا قول یہ ہے کہ اِس میں قرآن نازل ہوا ہے، احقر اُن سے پوچھتا ہے کہ

اگر صاحبِ قرآن ہی نہ ہوتے تو قرآن کس پر نازل ہوتا؟

وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جہانوں کی جان ہیں، اِصالتِ کُل ہیں، سب کچھ اُن کے صدقے سے ہی مِلا۔

بے اُن کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے

حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

لائقِ حمد وہی ذات ہے جس نے ولادتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دلوں کے لئے بہار بنایا۔

اور سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ (سن وصال 1921ء) نے تو مسئلہ ہی حل کر دیا۔

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

حسن رضا نے عرض کی صرف ایک ساعت پہ لاکھوں سلام تو جواب مِلا تجھے معلوم نہیں کہ:

حضورآ گئے حضورآ گئے حضورآ گئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میلاد شریف کب سے ہو رہا ہے؟

اس کا جواب بنتا تو یہ ہے کہ جب کب بھی نہ تھی تب بھی مِیلاد ہو رہا تھا، اللہ تعالیٰ ازل سے اپنے مَحبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کی بارش نازل کرتا ہے،

مگر دنیا دلیل کی محتاج ہے اس لئے ہم شارح بخاری علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ

(سالِ وصال 923ھ) کا قول ذکر کرتے ہیں:

مسلمان ہمیشہ سے ماہِ میلاد میں محافل کا اِنعقاد کرتے چلے آئے ہیں اور دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں اِس مبارک مہینے کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات کر کے خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور یوں اُنکی نیکیوں میں اِضافہ ہوتا ہے، اور پھر مولود شریف (یعنی فضائل جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان) کا اِہتمام کرتے ہیں، اِسکی وجہ سے اہل اِسلام کو بہت سی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

اور امام بخاری اپنی سند کے ساتھ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے 4000 اساتذہ میں سے اِمام ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال پوچھا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پر درود و سلام بھیجتا ہے تو اِسکی کیا صورت ہوتی ہے؟ آپ نے جواب دیا

صَلٰوۃُ اللّٰہِ ثَنَاؤُہٗ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَلَائِکَۃِ

یعنی اللّٰہ جَلَّ شانُہ جب اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا اِرادہ فرماتا ہے تو ملائکہ میں اپنے محبوب کی شانیں بیان فرماتا ہے۔

(صحیح بخاری کتابُ التفسیر سورۂ احزاب تحتِ آیت 56)

برکاتِ میلاد شریف:۔

1) جس سال میلاد پاک کی محافل ہوتی ہیں اُس سال امن قائم رہتا ہے۔

2) مقاصد کے حصول کیلئے خوشخبری ملتی ہے۔

3) اُمتی اپنے نبی کے قریب ہوتا ہے۔

سُوال:۔

12 ربیع الاول کو وصال ہے آپ خوشی کس کی مناتے ہیں؟

جواب:۔

تحقیق تو یہ ہے کہ 12 ربیع الاول کو وصال نہیں۔اور اگر معترض اِسی بات پر اصرار کرتا ہے تو اُس سے گزارش ہے ہم تو خوشی اِس لئے مناتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں، اِس پر دلیل یہ ہے کہ وہ اگر زندہ نہیں تو اللہ عزوجل صُبح وشام درود وسلام کس پر نازل کرتا ہے؟

اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بحکمِ قرآن دائمی حیات والے ہیں،

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (الحجرات آیت 7)

ترجمۂ کنزالایمان:

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں

امام محمد الحاج مکی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہبِ لدنیہ میں اور آئمہ دین رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں:۔

لا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ ﷺ فی مُشَاہَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ ومَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ و نِیَّاتِھِم وَعَزَائِمِھِم وَ خَوَاطِرِھِم وَ ذٰلِکَ عِنْدَہٗ جَلِیٌّ لَا خِفَاءَ بِہٖ

ترجمہ:

جانِ جاناں ﷺ کی حیات اور ظاہری وصال میں اِس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی اُمت کو دیکھ رہے ہیں اور اُن کی حالتوں اور اُن کی نیتوں، اُن کے اِرادوں، اُن کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب جانِ جاناں ﷺ پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

(العطایا النبویہ فی الفتوی الرضویہ ج10۔ص764۔مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ قسم اُٹھا کے کہتے ہیں:

تو زندہ واللہ تو زندہ واللہ

ہم نے عرض کی قسم کی کیا حاجت؟ فرمانے لگے ہمارے حُجرے میں تشریف لاتے ہیں ہم اُن ﷺ کی زیارت سے اپنی عُیُون کو مُبَرَّد کرتے ہیں، اسی لئے قسم ذکر کی۔

سُوال:۔

اِسلام میں عیدیں تو صرف دو ہیں یہ تیسری کہاں سے آ گئی؟

جواب:۔

اللہُ اکبر! اگر یہ تیسری نہ ہوتی تو دو کہاں سے آتیں؟

یہ دعویٰ صرف وہی کر سکتا ہے جس کو دین کے بارے میں ابتدائی معلومات بھی نہ ہوں۔

1) اِمام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اُن کا کہنا ہے کہ جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جمعۃ المبارک کے دن کے لئے فرمایا:

اِنَّ هَذَا يَوْمُ عِيْدٍ

یقیناً جمعہ عید کا دن ہے۔

(ابن ماجہ رقم الحدیث، 1098 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اِس اعتبار سے تو پچاس سے زائد عیدیں اِسلام میں موجود اور ثابت ہیں۔

جمعہ کے دن کو اس لئے عید کا دن کہا گیا کہ اِس میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق

ہوئی تو جس دن ابوالبشر علیہ السلام کی تخلیق ہو وہ یومِ عید ہے اور اُس کی تعظیم کا حکم ہے تو آپ خود ہی غور کریں جس دن سید البشر ﷺ کی تشریف آوری ہوئی وہ عیدوں کی عید نہ ہو تو کیا ہو؟

2) امام مسلم اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، اُن کا کہنا ہے کہ یہودی یوم عاشورہ (10 محرم الحرام) کو بطورِ عید مناتے تھے تو جانِ جاناں ﷺ نے اہل اِسلام کو وہ دن منانے کا حکم دیا اور کہا کہ تم روزہ رکھو۔ یومِ موسیٰ علیہ السلام کو بطورِ عید منا سکتے ہیں تو یومِ ولادتِ جانِ جاناں ﷺ کو بطورِ عید منانے میں کسی قسم کا حرج نہیں ہے، پھر جھوم کر پڑھیئے

حضور آگئے حضور آگئے حضور آگئے ﷺ

(صحیح مسلم کتاب الصیام رقم الحدیث 1131 مطبوعہ دار العلمیہ بیروت)

3) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

جب سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 3 نازل ہوئی تو یہودی عام طور پر اس آیت پر مسلمانوں کے ساتھ بحث کرتے رہتے چنانچہ

امام بخاری (سن وصال 256ھ) اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

روایت کرتے ہیں:

کہ ایک یہودی اُن سے کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ اپنی کتاب

میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں اگر وہ آیت ہم پر اُترتی تو ہم اُس کے نازل

ہونے والے دن کو عید بنا لیتے۔

آپ نے پوچھا: کونسی آیت؟ اُس نے کہا سورۂ مائدہ آیت نمبر 3

ترجمہ کنزالایمان:

آج میں نے تمھارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا

اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اِسلام کو (بطور) دین پسند کیا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جس دن اور جس جگہ یہ آیت جانِ جاناں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہم اُس کو پہچانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت جمعہ کے دن

عرفات کے مقام پر تشریف فرما تھے۔

(صحیح بخاری . رقم الحدیث 4604 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

اس حدیث پاک میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی نے سُوال کیا اگر

دین مکمل ہونے والی آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اُس دن کو عید کے طور پر

مناتے، آپ مسلمان ایسا کیوں نہیں کرتے؟ گویا وہ مغالطہ میں تھا کہ ہوسکتا ہے

مسلمان اِسے عام دن کے طور پر لیتے ہیں مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب سوال کے عین مطابق تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اِشارۃً بتا دیا کہ یومِ حج اور یومِ جمعہ دونوں ہمارے لئے عید کے دن ہیں۔ اور ہم اُن کو عید کے طور پر ہی مناتے ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کے جواب کے بعد یہودی کی خاموشی اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ لاجواب ہو چکا تھا۔ اِس وضاحت کے باوجود اگر کسی کو بات سمجھ نہ آئے تو اُسے ہم مشورہ دیتے ہیں کہ:

سوزِ صدّیق وعلی از حق طلب

جب صدیق پاک کا سوز اور مولیٰ علی پاک کی توجہ نصیب ہو جائے تو یہ مشکلیں خود ہی آسان ہو جاتی ہیں، بس دُعا کریں کہ اُنکی مَحبت میں وارفتگی مل جائے۔

4) اِمام ترمذی (سِن وصال 297ھ) اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے یہی واقعہ روایت کرتے ہیں: اُس روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ یہودی کو یوں جواب دیتے ہیں کہ بیشک یہ آیت دو عیدوں یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی، مفہوم یہ ہے کہ:

جمعہ اور عرفہ (حج) کے دن کو مسلمان پہلے ہی عیدوں کے طور پر مناتے ہیں۔

(الجامع للترمزی کتاب تفسیر القرآن رقم الحدیث 3044دار العلمیہ بیروت)

برادرانِ اسلام! اِس آیت پاک میں غور کریں۔

۱) قرآن مجید کس پر اُترا؟

۲) اللہ جَلّ شَانہٗ کی نعمت کس پر تمام کی گئی؟

۳) ہمارے لئے دینِ اسلام کا اِنتخاب کس کے صدقے سے ہوا؟

جواب میں حضور جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی نام والا ہوگا،

تو جس دن تکمیل دین والی آیت اُتری تو صحابہ رضی اللہ عنھم اسے عید کا دن کہیں تو

جس دن ساری آیتوں والے رسول دنیا میں جلوہ گر ہوئے تو وہ دن عید کا دن

کیوں نہ ہوگا بلکہ وہ دن تو عیدُ الاعیاد ہے (یعنی عیدوں کی بھی عید ہے)

بلکہ کروڑوں عیدیں اُس لمحے پر قربان جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند۔

میلاد کی خوشی

صرف اسے نصیب ہوگی جس کے دل میں ایمان کی دولت ہوگی اور اس دولت میں

اضافہ کے لئے ہی تو ہم کہتے ہیں

حضور آ گئے حضور آ گئے حضور آ گئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میلاد کی خوشی کا صِلہ

جانِ جاناں ﷺ کی ولادت کی خبر ہر طرف تو پھیل چکی تھی لیکن ابولہب کو یہ خبر ثُوَیبہ (جو اُسکی کنیز تھی) نے پہنچائی تو ابولہب نے صرف یہ خوشی سنانے کے بدلے اُسے آزاد کر دیا، ابولہب کے مرنے کے بعد اُسے خواب میں دیکھا گیا اور جب حال پوچھا گیا تو اُس نے کہا عذاب میں مبتلا ہوں البتہ ہر پیر کی رات کو اِس عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے اور میں اِن دو انگلیوں کے درمیان سے پانی چوستا ہوں یہ کہہ کر اُس نے انگلی کی طرف اِشارہ کیا اور بتایا یہ کرم نوازی اور سہولت صِرف اِس وجہ سے ہے کہ میں نے اپنی کنیز ثُوَیبہ کو اُس وقت آزاد کیا جب اُس نے مجھے وِلادتِ مصطفٰی ﷺ کی خبر دی اور کہا:

حضور آ گئے حضور آ گئے حضور آ گئے ﷺ

پھر انہی ثُوَیبہ کو جانِ جاناں ﷺ کی مُرضِعہ (دودھ پلانے والی) ہونے کا شرف بھی نصیب ہوا۔ (صحیح بخاری کتابُ النکاح رقم الحدیث 5101)

اِس روایت سے معلوم ہونے والی باتیں

1) ابولھب نے تو صِرف بھتیجا سمجھ کر خوشی منائی تو یہ فائدہ ملا تو جو مسلمان نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ کر خوشی منائے اُسے کیا کچھ ملتا ہوگا۔

2) میلاد شریف کے منکر سالانہ میلاد منانے پر کفر و شرک کے فتوے لگاتے ہیں جبکہ اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر میں تو ہفتہ وار میلاد منایا جارہا ہے۔

3) علمِ کلام کا مسئلہ تو یہ ہے کہ کافر کو اُس کے عمل سے فائدہ نہیں پہنچتا یہاں جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اُس کے عذاب میں کمی واقعہ ہو رہی ہے۔

4) اور مُحدث ابن جوزی (سالِ وصال 597ھ) فرماتے ہیں:

جب ابولھب کافر کا یہ حال ہے کہ جسکی مزمت میں قرآن مجید میں پوری سورت نازل ہوئی، اُسے میلاد منانے کی خوشی میں جہنم کے اندر بھی اچھا بدلہ دیا گیا تو وہ مسلمان جو عقیدہ توحید پر قائم ہے اور جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی ہے اور میلاد پر خوشی مناتا ہے جس قدر ممکن ہو، مُحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں خرچ کرتا ہے، اللہ کریم کی طرف سے اُسے یہ جزا ملے گی کہ وہ اُسے اپنے فضل و کرم سے نعمتوں والے باغوں میں داخل کرے گا اور اُس کی جزا ہی کچھ اور ہے جو یہ کہے کہ:

حضور آ گئے حضور آ گئے حضور آ گئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جشن آمد مصطفیٰ ﷺ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں:

جب حضور نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگوں کی خوشی اور مُسرت کی کوئی انتہا نہ رہی،

انہیں خوشی کی وجہ سے یوں لگ رہا تھا جیسے مدینہ کی ہوائیں اور فضائیں ہی بدل گئی ہیں، در و دیوار پر نور چھا گیا ہے اور کوئی چیز بھی پہلے جیسی نہیں رہی،

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جس روز آقا جانِ جاناں ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے اس روز ہر چیز مُنوّر ہو گئی ۔ (الجامع للترمذی رقم الحدیث 3627)

اور اہلِ مدینہ کا یہ حال تھا کہ:

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ، وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ، يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ

(صحیح مسلم رقم الحدیث 7522 مطبوعہ دار السلام ریاض)

تو مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدّام راستوں میں پھیل گئے اور وہ نعرے لگا رہے تھے۔

یَا رَسُولَ اللہ　　یَا رَسُولَ اللہ　　یَا رَسُولَ اللہ

جلوس کی منظر کشی بزبانِ صحابیٔ رسول حضرتِ انس رضی اللہ عنہ

آپ فرماتے ہیں:

جانِ جاناں ﷺ سواری پر رونق افروز ہوئے اہلِ اسلام ہتھیار سجا کر آپ ﷺ کے ساتھ دائیں بائیں چلنے لگے جلوس کے شرکاء کا جوش وخروش دیکھنے والا تھا اہلِ عقیدت کی عقیدت کوثر وسلسبیل کے مُعطّر پانیوں میں دُھلی ہوئی تھی مَحبت اور تعظیم کی وجہ سے سُواری کی مُہار تھامنے کی خاطر ایک دوسرے سے اُلجھ رہے تھے، مدینہ منورہ کی ساری آبادی نورانی جُلوس کے مَناظر دیکھنے کے لئے ٹوٹ پڑی خوشی کے سارے بندھن ٹوٹ گئے، جانِ جاناں ﷺ کی دید کی لگن نے اُنہیں دیوانہ بنادیا آپ جی ﷺ کی مبارک سواری کے گِرد پروانوں کی طرح مَنڈلانے لگے اپنے جذباتِ مُحبت کا اِظہار نعروں کی صورت میں کرنے لگے مَردوں، عورتوں، جوانوں، بوڑھوں اور بچوں کی زبان پر یہی نعرۂ مستانہ تھا کہ:

حضور آ گئے　　حضور آ گئے　　حضور آ گئے ﷺ

اہلِ مدینہ گھروں کی چھتوں سے جھانک جھانک کر محبوبِ حجازی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکتے اور کہتے

حضور آ گئے   حضور آ گئے   حضور آ گئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوشی ہے آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی

بنو نجار کی اَنصاری بچیاں گلی کوچوں میں آ کر وَجد اور شوق میں یوں خوشی کا اِظہار کرتیں کہ بچیاں ہیں بنوں نجار کے عالی گھرانے کی خوشی ہے آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی اور آپ جی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرنے لگیں ہم آپ جی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتی ہیں اِس پر جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ہم بھی آپ سے محبت کرتے ہیں

فائدہ:۔

میلاد شریف کی محافل کے سلسلے میں اِس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ اِس سال اَمن قائم رہتا ہے اور مقاصد کے حُصول کے لئے فوری خوشخبری ملتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو میلاد شریف کے مہینے کی راتوں کو عیدیں بناتا ہے تا کہ یہ عید ان لوگوں کے لئے سخت تکلیف کا باعث بنے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور اس بیماری کا سبب وہ غُصہ ہے جو ان کو میلاد شریف سے ہوتا ہے۔

(شرح زرقانی ج1 دار الکتب العلمیہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمک حلال رکھے اور ہماری نسلوں کو میلادی بنائے۔ آمین